واحسینا واحسینا واحسین

پھر کہا یوں اے تن بے سر ترے قربان میں
ہائے بھائی دیکھوں کن آنکھوں سے یہ طوفان میں
واروں ہر زخم بدن پر تیرے اپنی جان میں
اب یہی کہ کہ رہونگی مرگ کی خواہان میں

واحسینا واحسینا واحسین

جس سے ناخوش دل نہو چیونٹی کا سو تھا تو بشر
شاد ہوتے تھے عرب میں دیکھ تیرا رو بشر
دولت کونین تھی آگے تیرے گو بشر
یاد کرتا حشر تجکو بولیں گے ہر سو بشر

واحسینا واحسینا واحسین

باپ تیرا ساقی کوثر امیر المومنین
سو گلوے تشنہ پر تیرے چلیں یوں تیغ کین
ماں تری خیر النسا بنت شفیع المذنبین
یہ ستم زیر فلک کیا کر گئے اعدائے دین

واحسینا واحسینا واحسین

کسطرح اب دلکو میرے زندگی سے ہووے ساز
جان کو میں کر چکی ہوں اپنی اس غم کی نیاز
کسکی صورت دیکھونگی آفاق میں کر چشم باز
نکلے ہے ہر مو سے میرے یہ صدائے جانگداز

واحسینا واحسینا واحسین

جسکے بن دیکھے نہ تھا آرام مجکو ایک تل
تاب اس غم کی جلاوے ہے کہاں میرا وہ دل
یوں گئیں وہ صورتیں سو خاک میں اکبار مل
آب ہوتی ہے یہ کہنے سے مرے پتھر کی سل

واحسینا واحسینا واحسین

مہربان زینب غرض کرتی تھیں ہر دم یہ سخن
قصد اپنے قتل کا کرتے تھے سنکر مرد و زن
سامنو تکی ابر کی صورت برستے تھے نین
جس گھڑی منھ سے انھو کے یہ نکلتا تھا سخن

واحسینا واحسینا واحسین

مرثیہ مخمس ترجیع بند

سمیت از اقربا بن میں بلا کے کسکا باسا ہے
لب دریا پہ کوئی بھی زمانے میں پیاسا ہے
جہاں میں زندگی ابدی سے کون اتنا نراسا ہے
گلے پر آج جس لب تشنہ کے خنجر کا دلاسا ہے

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

ستم کیشوں نے دست ظلم سے لوٹا ہے گھر جس کا
کیا ہے آسمان نیچے قبائل دربدر جس کا

ملے ہیں رگڑ کے نیزے پر یہ ملعون آج سر جسکا
پڑا عریاں سوکھے دھوپ میں تن خاک پر جسکا

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

نہیں دیکھا کوئی ایسا زمانے کے ان ابنا سے
وہ پانی کا ہو پیاسا لوگ انکے خون کے پیاسے
ہزاروں کھینچ تلواریں مقابل ہووین تنہا سے
اگر یہ ظلم جس پر ہے نرالا ساری دنیا سے

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

گیا چوپایہ آگھر اپنے جنگل سیر کر سارا
پکھیرو آشیاں پہونچا ہوا میں جگہ پر مارا
بیاباں مرگ یوں کسکا ہوا ہے گھر کا گھر سارا
نہ پہونچا جو وطن اپنے وطن ہی ہو گئے آوارا

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

پیمبر زادوں کو نہیں مارا کسی نانا کی امت نے
کسی پر بھی کہیں تیغیں گھسے نانا کی امت نے
بتا دو اسکو مارا ہو تہے نانا کی امت نے
کیا ہے قتل دنیا میں جسے نانا کی امت نے

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

کہیں ہیں روبرو اپنے یہودی اور نصرانی
رہے تکفیر میں ہم تو ز راہ نامسلمانی
یہ کرتب انکے ہیں جنکو ہے دعوائے مسلمانی
سمجھتے ہو وہ ہے کون آج مارا جسکو بن پانی

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

زمیں سے نقش پائے خر ہوا عیسیٰ کا جسدن گم
سر و پر خاک کرتے تھے ہماری قوم کے مردم
کوئی پوچھے انھوں سے جلکے امت میں ہوئی گم تم
یہ روندا چاہتے ہیں جسکا تن اسپوں کے زیر سم

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

مسلماں میں یہ جسکی ماں پیمبر اپنے کی جائی
عطش و پیاس کی مر ڈہرتی بھی ذرہ نہ بجھوائی
جہاں سیراب حیوانات سب شہری و صحرائی
دہن سے پیاس کے مارے زباں جسکی نکل آئی

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

جو مانگا پانی اُن نے تو لگے کہنے زہر کیسا ہو
جہاں کا آب ہو قبضے میں تو قطرہ نہ دیں تجکو
جو وہ بولا کہ میں ہوں کون سمجھو تم از بہر خدا
تو یوں ملعون لگے کہنے اسے ہم جانتے ہیں تو

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

یہ کہتے ہیں کوئی جلدی سے اسکے سر کو جا لادے
ہوا ایسا نہیں وقت نماز اب ہاتھ سے جاوے
معاذ اللہ اگر یہ آپ کوتا آب ہو گیا دے
تو پھر ہم میں سے ایسا کون ہے جو اسکی بر لادے

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

خبر کر جبرئیلؑ آتا تھا وقت وحی جسکے گھر
سواد شہر تو نہ یہ سوار اُس گھر کے ساکن آج ہیں در بدر
جلایا ہے وہ خیمہ جس کا رتبہ عرش سے برتر
جو پوچھو صاحب خیمہ کو تو کہتے ہیں یوں [illegible]

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

نبی زادوں پہ جور ایسا ہوا یہ ہاتھ سے کس کے
جو دہ سالہ بھی لڑکا ہے غل و زنجیر ہیں تنکے
جو پوچھو باپ کون اُسکا گلے میں طوق ہے جسکے
تو لے وسواس کہتے ہیں پدر کو پوچھو ہوا سکے

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

عجب اسلام ہے اُن کا عجب ایمان عجب دین ہے
عجب انکا وتیرا ہے عجائب رسم و آئین ہے
گیا مارا جوان میں سے اُسی تجہیز و تکفین ہے
زمین جس بے کفن کی خونسے ابتک رنگین ہے

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

ہوے بالفرض ہم کافر تو ہیں وہ بد تر از کافر
نہ جانا جن لعینوں نے خدا کو حاضر و ناظر
مثال گو سفند اپنے نبی زادے کا کاٹا سر
کیسکے دل میں انہیں سے نہ آیا یوں کہ یہ آخر

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

غرض اے سودا اب ایک نکتہ ذرا سن اپنے وقت میں
ہوا افسوس میں وہ بھی جو تھے اور ونکی امت میں
کہا گر مرثیہ حسینؓ کی دائم محبت میں
شفاعت کوثری یہ کر یقین روز قیامت میں

خلف ساقی کوثر کا محمدؐ کا نواسا ہے

مرثیہ مخمس ترجیع بند

یہ زینب شہ سے کہتی تھی ہمارے بادشاہ ہو تم
نہ جاؤ ان کو باقی ماندگان کے آسرا ہو تم
کہا سنکر انھوں کے واسطے اب میری جا ہو تم
جنھیں مرنا تھا سو تو مر چکے جیتے بنا ہو تم

خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

گوارا کسطرح ہو انکو اپنی زندگانی ہو تو
کہ جب جسکے گھر پہ یوں اہل ستم کی تیغ رانی ہو
وہ ہو دین قتل جو ہر اک محمدؐ کی نشانی ہو
تمھاری چاہیے مجھپر بھی اب مہربانی ہو

خدا کیواسطے زینب مرا جینا بچا ہو تم

جو میرے ساتھ بیٹے چلتے جاگتے آئے مدینے سے
سوئے وہ خاک میں محروم ہو پانی کے پینے سے